ضرورت اس امر کی بھی ہے کہ ہم یہ بھی جانیں کہ کسی معاملے میں خدا اور اس کے رسول کی ہدایت کیا ہے۔ دوسری چیز جو اس پرچہ کا معیار بلند کرنے کے لیے کی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ اس میں چند صفحات فقہ اسلامی کے لیے مختص کر دیئے جائیں تاکہ ہماری مائیں بہنیں اور بیٹیاں اسلام کی معاشرتی زندگی سے پوری طرح متعارف ہوں۔ یہ چیز اشد ضروری ہے۔ تیسرے ادارہ کا فرض ہے کہ وہ خواتین کو اپنے لٹریچر سے بھی آشنا کرے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اچھی کتابوں کی تلخیص اور تبصرہ دیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ہماری "تہذیب" نے جن بہترین نمونوں کو پیش کیا ہے ان کے حالات و واقعات کا بیان بھی ہمارے لیے بہت زیادہ مفید ہے۔ اس کا اہتمام بھی بے حد ضروری ہے۔ رسالہ کی کتابت اور طباعت کا معیار عمدہ ہے۔

المطالعة العصرية فی تعلیم اللغة العربیة حصہ اول و دوم | مؤلف: ابوبکر یحییٰ الشبلی۔ شائع کردہ: سندھ اکیڈمی سکھر۔ قیمت ہر حصہ: ایک روپیہ۔

فاضل مؤلف نے بتایا ہے کہ دونوں حصے ہائی سکولوں کی چھٹی اور ساتویں جماعت کے طلبہ کو عربی سکھانے کے لیے لکھے ہیں اور ان کی ترتیب ریڈرز کے طرز پر کی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ فاضل مؤلف نے یہ کتاب ملک کی ایک بڑی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے لکھی ہے، کیونکہ اس وقت تک ہمارے ملک میں ہائی سکولوں کے طلبہ کے لیے کوئی معیاری عربی ریڈر نہیں ہے اور زیادہ تر لوگ مصر کی چھپی ہوئی "القراءة الرشیدة" اور "مبادی القراءة الرشیدة" سے کام چلاتے ہیں، جو ہمارے غیر عربی ماحول میں بہر حال وہ کام نہیں دے سکتی جو مصر یا دوسرے عرب ممالک میں دے سکتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہم یہ کہنے پر بھی مجبور ہیں کہ اس ضرورت کو پورا کرنے میں مؤلف کو کامیابی نصیب نہیں ہو سکی۔ پہلے حصہ کے اسباق انہوں نے زیادہ تر خود لکھے ہیں، جن میں جگہ جگہ زبان کی غلطیاں نظر آتی ہیں اور اسلوب صاف غیر عربی نظر آ رہا ہے۔ مثلاً صرف صفحہ ۴ پر پہلے دو غلطیاں نظر آئیں۔ جیسے وہ لکھتے ہیں "انی وامی شقیقتان جدا"۔ یہاں "شقیقتان" کا استعمال غلط ہے۔ "شفیقتان" ہونا چاہیے۔ پھر کہتے ہیں "اُمی تحافظنی" اس کو "اُمی تحافظ علی" ہونا چاہیے۔ پھر